

# ٹارگیٹ ۴۰۔۲۰

اردو زبان اول پاسنگ پیا کچ براۓ دہم جماعت

**SSLC 1st LANGUAGE URDU**

**PASSING PACKAGE**

مصنف: ڈاکٹر حضرت بلاں منظور احمد انعام دار

سرکاری اردو ہائی اسکول مدار سلیع بجا پور

-:-Written By:-

*Dr Hazrat Bilal.M.Inamdar*

*GOVT URDU HIGH SCHOOL MUDDEBIHAL ;*

*DIST:BIJAPUR*

*Mobile No: 9916441130*

# ٹارگیٹ 40

## مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

(3) عموماً شعراً پنے کلام کی ابتداء کس صفت سے کرتے ہیں؟ ج: حمد سے	(2) حمد کس لفظ سے مشتق ہے؟ ج: مدح	(1) حمد کے کہتے ہیں؟ ج: جس نظم میں اللہ کی تعریف کی جاتی ہے۔
(6) جمیعت الوداع عسق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ ج: رحمتِ عالم	(5) حضور نے کس ناقہ پر سوار ہو کر حج ادا کیا؟ ج: قصوا	(4) جمیعت الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ ج: ایک لاکھ
(9) حضور نے مرنے سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ج: شہادت	(8) انہوں کو چرانے والے سے مراد کون لوگ ہیں؟ ج: حضور	(7) خطبہ جمیعت الوداع کے بعد کس صحابی نے اذان دی؟ ج: حضرت بلاط
(12) ادی جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟ ج: جیلانی بانو	(11) خودنوشت کے معنی کیا ہیں؟ ج: اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھنا۔	(10) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟ ج: حضور نے
(15) اوس کو ناس کام انجام دیتی ہے؟ ج: اوس درختوں اور پیڑوں کو دودھ پلانے کا کام کرتی ہے۔	(14) کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟ ج: صبح کے وقت کلیاں ہنس پڑتی ہیں۔	(13) بدایوں کے مشہور خاندان کا نام کیا ہے؟ ج: ٹونک والا خاندان
(18) شاعر کو کوئی عادت خلاف آدمیت لگی؟ ج: رشوت کی عادت کو شاعر خلاف آدمیت کہہ رہا ہے۔	(17) احمد نگر کی جیل میں نہرو نے کس سے اردو زبان سیکھی؟ ج: مولانا ابوالکلام آزاد سے نہرو نے اردو زبان سیکھی۔	(16) جواہر لال نہرو کس زبان سے دلی لگا و تھا؟ ج: جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگا و تھا۔
(21) ہر فرداور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟ ج: آزاد ہناہر فرداور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔	(20) سفر اطکوز ہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟ ج: کیونکہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا آدمی تھا۔	(19) شاعر اپنی بی کو کون کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟ ج: ناصحوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔
(24) کسی ہے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ ج: کسی خطا ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے۔	(23) اہن مریم سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ ج: اہن مریم سے شاعر کی مراد حضرت عیسیٰ ہیں۔	(22) شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟ ج: شاعر کو اپنے محبوب نے بے کل کر دیا۔
(27) حضرت امام حسینؑ کے قدموں سے کون لپٹا تھا؟ ج: حضرت امام کے قدموں سے آپؑ کی زوجہ بانوؓ نے نیک نام لپٹی ہوئی تھیں۔	(26) شاعر فراق کی خواہش کیا تھی؟ ج: شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کے پاس پہنچ جاؤں اور اس کی روح کو راستہ دکھائے۔	(25) عشق نے قطرے اور ذرہ میں کیا دیکھا؟ ج: عشق نے قطرے میں سمندر اور ذرہ میں بیباں دیکھا۔
(30) ایکشن کی کوئی میٹنگ باقی تھی؟ ج: ایکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔	(29) آنکھیں کس نے دان کیس تھیں؟ ج: بھرت نارائن نے دان کیس تھیں۔	(28) شاعر فراق کو کس نے پالا تھا؟ ج: داییوں اور کھلائیوں نے شاعر فراق کو پالا تھا۔

(33) ابتداء میں نسل آدم کو کیا آزادیاں تھیں؟ ج: ابتداء میں نسل آدم کو دنیا میں ہر طرف جہاں چاہے وہاں جانے کی آزادیاں تھیں۔	(32) مصنف کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟ ج: لالہ کر پاشکر جی تھا۔	(31) پہلے دن مصنف کو لالہ جی نے کتنے بجے جگایا؟ ج: صبح تین بجے جگایا۔
(36) دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟ ج: اپیں میں سب سے زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔	(35) زعفران کا نباتیاتی نام کیا ہے؟ ج: کروکس سٹیاوی لیس ہے۔	(34) زعفران کا پودا کس سے اگتا ہے؟ ج: زعفران کا پودا گنڈھیوں سے اگتا ہے۔
(39) خرسونے کم عمری میں کون سافن سیکھا؟ ج: خرسونے کم عمری میں فن خطاطی سیکھا۔	(38) مچھر اپنے آپ کو کیا کہتا ہے؟ ج: مچھر اپنے آپ کو فونکار کہتا ہے۔	(37) مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟ ج: مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل انسان ہے۔
(42) شاعر اقبال اللہ سے کیا چاہتے تھے؟ ج: شاعر اقبال اللہ سے عشق کی انتہا چاہتے تھے۔	(41) خرسوں کے پسندیدہ پھل کونے تھے؟ ج: خرسوں کے پسندیدہ پھل آم خربوزہ تھے۔	(40) خرسوں کے پیر و مرشد کا نام کیا تھا؟ ج: خرسوں کے پیر و مرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیا تھا۔
(45) شہر تمبا کی دھوپ کیسی تھی؟ ج: شہر تمبا کی دھوپ بہت تیز شد تھی۔	(44) حمید الماس کے کسی ایک شعری مجموعے کا نام لکھئے؟ ج: حمید الماس کے شعری مجموعے کا نام ”بیچان کا درد“ ہے۔	(43) لفظ ”لن ترانی“ کے کیا معنی ہیں؟ ج: لفظ ”لن ترانی“ کے معنی تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔
(48) نہب کی زبان پر کونسا پیغام ہوتا ہے؟ ج: نہب کی زبان پر صلح، دوستی اور محبت کا پیغام ہوتا ہے۔	(47) رباعی کس لفظ سے بنائے؟ ج: رباعی لفظ ربع سے بنائے۔	(46) بہت زیادہ قریب کا انجام کیا ہوا؟ ج: بہت زیادہ قریب کا انجام بہت دوری ہے۔
(51) رباعی میں کونے کو نے موضوعات بیان کئے جاتے ہیں؟ ج: رباعی میں عارفانہ، فلسفیانہ، سماجی، اخلاقی، اصلاحی اور مذہبی مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔	(50) رباعی کسے کہتے ہیں؟ ج: رباعی چار مصروفوں والی نظم کو کہتے ہیں۔	(49) زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟ ج: زمانے کی گردش کا مطلب دن اور رات ہونا ہے۔

## شاعر اور مصنف کا تعارف جو 3 مارکس کے لئے پوچھا جائے گا۔

نمبر شمارہ	شاعر / مصنف کا نام	اصل نام	تلخیص	پیدائش تاریخ	پیدائش مقام	ابتدائی و اعلیٰ تعلیم	مجموعے / کتابیں	وفات
1	ڈاکٹر صغیری عالم	صغریٰ نیگم	صغریٰ	18 جنوری 1938ء	گلبرگہ	گلبرگہ	حیثے صدف، بیت الحروف، صفتِ ریحان، کف میزان اور حتائے غزل	10 مارچ 2010ء
2	سید سلیمان ندوی	سید سلیمان		1884ء	پٹیانہ، بہار	جید عالم، نقاد اور مؤرخ، محقق	رحمت عالم، حیاتِ ثبلی، سیرت عائشہ، نقوشِ سلیمانی	1953ء پاکستان
3	ماہر القادری	منظور حسین قادری	ماہر	1906ء	کیسر کلاں (یوپی)	گھر پر حاصل کی	محسوسات ماہر، جذبات ماہر، ذکرِ جمیل وغیرہ	1978ء پاکستان

4	جوشی ملکح آبادی	شبیر حسن خان	جوش	5 دسمبر 1898ء	دہلی	گھر پر حاصل کی	نقش و نگار، شعلہ و شنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، آیاتو نغمات، عرش و فرش	1982ء کراچی پاکستان
5	اصغر گوئندوی	اصغر حسین	اصغر	1854ء	گور کھپور	گھر پر حاصل کی	نشاط روح	.....
6	فرقہ گور کھپوری	رگھوپتی سہائے	فرقہ	28 اگست 1896ء	گور کھپور	گھر پر اورالہ آباد سے مکمل کی۔	روح کائنات، رمز و کنایات، غزلستان، شمنستان، روپ، گل نغمہ	3 مارچ 1982ء
7	زہرہ بمال	زہرہ	زہرہ	1931ء	مبینی	مبینی	.....	.....
8	میر انیس	میر جو علی	انیس	1802ء	فیض آباد	فیض آباد میں حاصل کی	ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے	1874ء
9	پطرس بخاری	سید احمد شاہ بخاری	.....	کیم اکتوبر 1898ء	پشاور	پشاور، لاہور اور پاکستان	پطرس کے مضامین	.....
10	دلاور فگار	دلاور حسین	فگار	8 جولائی 1929ء	بدایوں	بدایوں اور علی گڑھ	ستم ظریفان، شامیت اعمال، آداب عرض، انگلیاں فگار اپنی، از سر نو	.....
11	علامہ اقبال	شیخ محمد اقبال	اقبال	1875ء	سیالکوٹ	لاہور، لندن اور جرمنی	بانگ درا، بالی جریل، ضرب کلیم اور ارمغان جاز	1938ء
12	اسرار الحق مجاز	اسرار الحق	مجاز	1911ء	علی گڑھ	بارہ بنکی کے روڈی قصبه	آہنگ	1955ء
13	حمدی الماس	عبد الحمید	الماس	7 دسمبر 1935ء	سگر (لگبرگہ)	پچان کا درود، جوئے بزر، نقش خرابی، آخری ساعت	سگر	16 جولائی 2002ء
14	شوقي قدواتی	احمد علی	شوقي	.....	جگور (یوپی)	جگور اور بارہ بنکی	.....	.....
15	محمد رفع النصاری	محمد رفع النصاری	.....	کیم جون 1951ء	بھیوٹدی تھانہ	بھیوٹدی	خمیازہ، رفع دفع، زمین کے تارے، جگ جگ جیو	.....
16	مرزا غالب	مرزا اسد اللہ خان	غالب	1796ء	گھر پر حاصل کی	خطوط غالب اور دیوان غالب	دہلی	1869ء

## متن کے حوالے سے شرط کچھے۔ جو 3 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے

نمبر شمارہ	جملہ	سبق کا نام	مصنف کا نام	کس نے کہا	کیوں کہا
1	اے خدا تو گواہ رہنا	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضور نے کہا	حجۃ الوداع کے موقع پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اپنا پیغام پہنچا دیا۔ تو لوگوں نے بے شک آپ نے پہنچا تو حضور نے یہ جملہ کہا
2	لوگوں امن و سکون کے ساتھ، لوگوں امن و سکون کے ساتھ	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضور نے کہا	حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ حاجیوں کا مجمع مزدلفہ کو آگے بڑھنے لگا تو حضور مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ کہا۔
3	اگر کسی نے ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔	بدایوں کے شام و سحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کی کسی بات پر خوش ہو کر مرپوں کے حلوہ کی تعریف کرتے ہوئے بچوں کو تاکید کی۔
4	اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پہنچتی	بدایوں کے شام و سحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کو مرپوں کے حلوے کے فائدے بتاتے ہوئے کہا۔
5	اردو یا ہندی کے خطوط سنسروالے روک لیتے ہیں	چواہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	ان کی بیٹی اندر اہر خط میں اشعار کی فرمائش کی تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
6	اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔	چواہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	کانگریزی لیڈر کے زبان کے مسئلے پر کئے گئے سوال کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
7	اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔	چواہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	کانگریزی لیڈر سیٹھ گلدار اس نے کہا	پارلیمنٹ میں قومی زبانوں کی درجہ بندی کی جو فہرست پیش کی جس میں اردو زبان تھی۔ تو اس پر یہ جملہ کہا
8	یقیناً میں نے کہا موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے۔	مولانا ابوالکلام آزاد	قول فصل	مولانا ابوالکلام	انگریزی حکومت ہندوستانیوں پر ختم و ستم کر رہی تھی تو اس کے خلاف اعلالت کے کھڑے میں کھڑے ہو کر یہ جملہ کہا۔
9	میرا اعتقاد ہے کہ آزاد ہنا ہر قوم اور ہر فرد کا پیدائشی حق ہے۔	مولانا ابوالکلام آزاد	قول فصل	مولانا ابوالکلام آزاد	ہندوستانیوں کے حق کے لئے مولانا آزاد نے اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے یہ جملہ کہا
10	بھائیو! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔	زہرہ جمال	درشتی	و دیا چن جی نے کہا	لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ تاریخ کو گریدنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا
11	خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔	زہرہ جمال	درشتی	مولانا راجب نے کہا	جب انہیں یہ پتہ چلا و دیا چن جی اپنے کی باتیں کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ جملہ کہا۔
12	پھر سارا دلیش ہمارے محلہ جیسا کیوں نہ بنے	زہرہ جمال	درشتی	اندوستی نے سوچا	و دیا چن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر مجمع میں بیٹھی اندوستی سوچ رہی تھی
13	آپ سحرخیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کچھ	پطرس بخاری	سویرے جو آنکھ میری کھلی	مصطف نے کہا	باتوں میں باتوں میں مصنف نے اپنے پڑو سی لالہ جی سے یہ جملہ کہا

14	اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا۔	سوریے جو آنکھ میری کھلی	پدرس بخاری لالہ کر پاشکر جی نے کہا	مصنف سے اس وقت کہا جب وہ مصنف کو صحیح جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔
15	مسٹر صحیح میں نے آواز دی تھی آپ نے جواب ندیا۔	سوریے جو آنکھ میری کھلی	پدرس بخاری لالہ کر پاشکر جی نے کہا	مصنف سے جب ان کی ملاقات کا لج میں ہوتی ہے تو یہ جملہ کہا

## مندرجہ ذیل نظمیں جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔

نعت

حمد

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انسان تکرائے
پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گزرے تشریف محمد لے آئے
رحمت کی گھٹائیں اہرامیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
کرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موئی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کو چرانے کے لئے
کاٹوں کو گلوں کی قیمت دی، ذرروں کے مقدار چکائے

صدائے گن سے ابد تک شب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پہاں حباب تیرا ہے
کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
ضم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمایِ عشق کا ہر ایک نصاب تیرا ہے
رضای تری ہے غفور الرحیم بھی تو ہے
غصب و قہر بھی تیرا ، ثواب تیرا ہے

## تفصیلی جوابات جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے

### (1) آمد بہار نظم کا خلاصہ

جباب:- شاعر شوق قدوالی اس نظم میں موسم بہار کی آمد کے خوشنا منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ بہار آنے سارا ماہول بدل جاتا ہے۔ ہنسی ہوئی کلیاں، اتر اکر چلتی ہوئی شیمیں، سُرخ لباس پہنے پھول اور چڑیوں کی صدائیں گویا بہار کا اعلان ہیں۔ اس نظم میں دل بھانے والے خوبصورت مناظر کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہو اچاروں طرف دور دوڑتک بہار کی آمد کا اعلان کرتی ہے جیسے ہی صبح کی ہو اپنکا جھیلتی ہوئی آتی ہیتوں کھل اٹھتی ہیں۔ اور پہاڑوں پر جھی صاف و شفاف برف پھل کر پانی بن جاتی ہے۔ وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔ چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔ اور سبز ابھی اُگ آیا ہے۔ ہر پھول سُرخ لباس پہنے دہن کی طرح لگ رہا ہے۔ تما درختوں پر پھولوں کے خوشنا گہنے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزان پر ہیئت طاری ہوتی۔ اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا ہے۔ گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آگئی ہو۔ پودوں کے لئے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔ اور ایک ماں کی طرح ہو بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں زمین کے اندر ہی طاقتوں ہوئی جا رہی ہیں۔ چمن میں، جنگل میں، ہر طرف پھولوں انبار ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔ پہنیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے۔ یاتارے چمک رہے ہیں یا لائے کے پھول انگاروں کی طرح دیکھ رہے ہیں۔ ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوش نما ہیں۔ اداکیں درباہیں۔ اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی، اتراتی اور ناجھی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

### (2) رشتہ نظم کا خلاصہ

جباب:- جو شمع آبادی نظم رشتہ میں سماج کے ایک مسئلہ رشتہ کو اجاگر کیا ہے۔ اس نظم میں چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری اور رشتہ کا پرده فاش کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ

رشوت ایک ایسی تجارت ہے۔ جو ساری انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں چھپتا بھی ہے کہ یہ بری عادت چھوڑ یے۔ کیونکہ اس بری انت سے بڑھ کر کوئی اور انت نہیں۔ شاعر غفریہ انداز میں کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشوت خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں اور ایسے ہی پاگلوں سے ہماری بستیاں بھری پڑی ہیں۔

ہاتھ میں جو چیز آ جاتی ہے اسے کوئی کھونا نہیں چاہتا۔ اگر رشوت نہیں لے گا تو وہ کھائے گا کیا؟ اگر نہیں قید بھی کر دیں تب بھی ہم رشت سے باز نہیں آ سکیں گے۔ کیونکہ یہ عادت ہمیں جنون عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور رشوت کے الزام میں کتنے لوگوں کو ہم قید کریں گے۔ ایک دو ہوں تو بات نہیں سارا ملک اس بری انت میں بنتا ہے۔ دنیا میں چور بازاری، لالج، مہنگائی اور غیرہ اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ رائی کی قیمت پہاڑ جیسی ہے۔ ہماری تنخوا ہیں اتنی کم ہیں کہ روزمرہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے تو بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ریت میں کشی چلا رہا ہو۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے طالع صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں۔ نہیں کم تنخوا ہیں دیتے ہیں جب یہ ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

### (3) حجۃ الاداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبے میں حضورؐ نے حسن معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حجۃ الاداع کے موقعہ پر حضورؐ نے حسن معاشرت سے متعلق فرمایا۔ کہ جاہلیت کے سارے خون کے بد لے ختم کر دئے گئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیع بن حارث کے بیٹے کے انتقامی کون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں۔ تمام عرب میں سودا کا کاروبار کا ایک جال بچھا تھا۔ جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں چھپنے تھے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جال کا تاریخ الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا ”عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمہارا حق عورتوں پر ہے۔ اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاو۔ اور جو خود پہنہو وہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک ہمیں میں اور اس پاک شہر میں۔ عرب میں امن و امان نہ تھا۔ جان و مال کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس لئے امن و سلامتی کا با دشہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے اور آدم مٹی سے بنا تھا۔ میں تم ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط کپڑا لیا تو پھر کھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔

### (4) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگا و تھا۔ پنڈت نہرو کے والدین، نانا، نانی، اہلیہ، اور دادی سب کی مادری زبان اردو ہی تھی۔ نہرو جی جب جیل میں تھے۔ اس وقت مولانا آزاد سے آپ نے اردو زبان سیکھی۔ آپ شاعری بھی کرتے۔ یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اشعار لکھتے۔ نہرو جی کی اردو دوستی کا ناقابل فراموش واقعہ یہ ہے کہ جمہوری یہ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کا مسئلہ پر بحث چل رہی تھی۔ تو آپ کا نگریسی لیڈر اردو زبان کو مادری زبان ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نہرو کو اس کی بات پر اتنا غصہ آیا کہ اسی لہجہ میں چیخ کر جواب دیا کہ اردو میری دادی کی زبان ہے۔ اردو کے فروع کے لئے انہوں نے ہمیشہ کوششیں کی ہیں۔ آپ اردو دیوبوں اور شاعروں کے بے حد قریب تھے۔ اکثر مشاعروں میں صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی ہی انجام دیتے تھے۔ نہرو ہندوستان کے اولین اردو دوست وزیر اعظم ہیں۔

### (5) دیاچن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:- دیاچن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ”بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندو، مسلمانو، سکھو، عیسائیو اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچا مارگ درٹک (رہنمہ) نہیں رہا۔“ بھائیو!! ہم ماضی کے ہندوؤں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں۔ ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں۔ کپڑا صابن مانگ رہے ہیں۔ ہماری توجہ اپنی طرف کھیچ کھیچ کر کھہ رہے ہیں۔ جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا۔ پچاس، سوا اور ڈریٹھ سورو پے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پر اچین کاں کے ہندوؤں میں جا کر سنیاں لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لوکھوں کے ملیں گے۔ تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ ایک کاں سے دوسرے کاں میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔“

### (6) امیر خسرو کی شاعرانہ اور فکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- امیر خسر و بچپن ہی شعرو شاعری کی طرف راغب ہوئے۔ آپ شعر بڑے اچھے تر نم سے پڑھا کرتے تھے۔ ابتداء میں خسرو سلطانی تخلص کیا کرتے تھے۔ آپ کی شاعر انہ صلاحیتوں کی بنیاد پر انہیں علاء الدین خلجی کا درباری شاعر مقرر کیا گیا۔ آپ نے علاء الدین خلجی کے بیٹے مبارک شاہ کی فرمائش پر ایک مشنوی لکھی۔ جس کی تکمیل پر انہیں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ مبارک شاہ نے کیا تھا۔ امیر خسر و مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے بھی ماہر تھے۔ انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔ اس لئے وہ مختلف سُرُوں کے موجودہ کھلانے۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔ آلہ موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ ایک بار موسیقی کے مقابلے میں انہوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گوپال کو شکست دے کر ”ناٹک“ کا مرتبہ حاصل کیا۔ یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد کو دیا جاتا تھا۔

#### 7) امیر خسر و کودو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کیوں کہا گیا؟

جواب:- امیر خسر و کودو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر چیزوں سے انہیں محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیبِ عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے۔ جیسے ستار کی تار سُر۔ ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ”جنتِ عدن“ کی سیخی۔

#### 4) امیر خسر و کو قومی تہجیت کا پیامبر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:- امیر خسر و کو قومی تہجیت کا پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں ترجیح دیتے تھے۔ خسر و کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے حقائق و معارف کی باقتوں کا احترام کرتے تھے۔ وہ ہندوستانی زبانوں کی شعبہ بدر کھلتے تھے۔ اور یہاں کی قدیم زبان سنکریت کو علوم و فنون کا خزانہ مانتے تھے۔ ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔ وہ پچے وطن پرست تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی پیچ سمجھا۔ وہ اپنے آپ کو ہندوستانی تُرک کہا کرتے تھے۔ ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی کی خوبیوں سیخی۔

## کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔ جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

### تعلیمِ نسوان

علم ایک بیش بہادریت ہے۔ جس کا ہر شخص محتاج ہے۔ خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جس کے تمام مردوں و عورت زیوی علم سے آراستہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ علم کے بغیر دنیا اور دین کا کام بھی خاطر خواہ طور پر انجام نہیں دیا جاسکتا۔

مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں۔ گاڑی صرف ایک پہیے سے کبھی نہیں چل سکتی۔ بلکہ منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچنے کے لئے دونوں کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کسی پرندے کا ایک بازو ٹوٹ جائے تو وہ صرف ایک بازو سے پرواز نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ایک فرمان سے علم کا حاصل کرنا مسلمان مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

بزرگوں کا قول ہے کہ ماں کی گود بچوں کی پہلی درسگاہ ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ، سلیقہ شعار ہوگی تو اس کی اولاد بھی مہذب اور شاستہ ہوتی۔ کیونکہ بچے کا زیادہ وقت ماں کی صحبت میں گزرتا ہے۔ اور ماں کی عادات و اطوار کا اس پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جاہل ماں کے عادات کو تباہ کر دیتی ہے۔ جب کہ پڑھی لکھی ماں اپنے بچے کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی خاطر خواہ نگرانی اور دیکھ بھال کرتی ہے۔ اسے برے معاشرے سے بچائی ہے۔ اور اس کے دل و دماغ کو عمدہ خیالات کا مرکز بناتی ہے۔ یہی بچے آگے چل کر ملک و قوم کے لئے سر ما فخر ثابت ہوتے ہیں۔

اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ اپنی خوش اخلاقی اور سلیقہ مندی سے گھر کو جنت کو نمونہ بنادے گی۔ بعض لوگ عورتوں کو صرف دینی تعلیم ہی دلانے کے حرامی ہیں۔ ان کے خیال میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیاں فیشن پرست اور فضول خرچ ہوتی ہیں۔ فرائض خانہ داری سے کمزتی ہیں۔ اور سیر و تفریح کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قصص تعلیم کا نہیں بلکہ تربیت اور غیر موزوں ما حول کا نتیجہ ہے۔ اس لئے عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

جہاں تک فطری صلاحیتوں کا تعلق ہے۔ عورت مرد سے کسی بھی طرح کم تر نہیں ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ رضیہ سلطانہ، نور جہاں، چاند بی بی، ملکہ و کٹوریہ نے اپنے اپنے عہد حکومت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ جو بڑے بڑے مرد حکمران بھی انجام نہ دے سکے۔ قدرت نے جو فطری

خوبیاں ان کو عطا کی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے تعلیم یافتہ بنا نہیں ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا نصاب الگ الگ اور ان کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ کیونکہ عورت اور مرد کا دائرہ عمل قدرتی طور پر ایک دوسرے سے جدا جادا ہے۔

## بڑھتی ہوئی مہنگائی

مہنگائی کی مارکا شدید احساس یا تو گھر بیلہ عورتوں کو ہوتا ہے۔ یا پھر غریب انسانوں کو۔ اس دور میں تو مہنگائی کا احساس ہر آدمی کو ہونے لگا ہے۔ اسی لئے یہ باتیں ملک بھر میں ہوتی ہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی عوام اور سرکار دونوں کی فکر کا باعث نہیں ہے۔ ماہر معاشیات کا کہنا ہے کہ کسی بھی ملک کے ترقی پذیر معاشی نظام میں کم یا زیادتی مہنگائی ضرور بڑھتی ہے۔ لیکن مہنگائی سے پریشان عوام کو اس بات سے تسلی نہیں ہوتی ہے۔ آزادی سے پہلے دیکھے گئے خواب آزادی پانے کے بعد پورے نہیں ہوئے۔ اس وقت ملک کے لوگ یہ سوچتے تھے کہ اس ملک سے انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ملک میں عوام کی حکومت ہوگی۔ لیکن عوام کا یہ خواب ٹوٹ گیا۔ 67 سال سے زائد وقت بیت گیا۔ مگر بھارت میں غربی اور بے روزگاری بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ لوگ مفلسی اور مایوسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر غریب روز بروز اور بھی غریب اور امیر دن بدن ارجھی امیر ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں غربی گھر کرتی جا رہی ہے۔

سوچنے پر اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔ آزادی آئی تو ملک کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ بہت بڑے پیمانے پر آبادی کی اولاد بدی ہوئی۔ خون کی ندیاں بھیں۔ زمین لاشوں سے لپٹ گئی۔ کروڑوں لوگوں کو پھر سے بسانا پڑا۔ نئی نئی آزادی سنبھالتے سنبھالتے پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے اور منظم کرنے میں ملک کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔ سرکار کا بھاری خرچ کرنا پڑا۔

یہ زخم ٹھیک سے بھرا بھی نہیں تھا کہ پاکستان نے 1949ء میں کشمیر پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ سامنے ہے کشمیر ناسور بنا گیا۔ اس سے سرکار کا خرچ اور بھی بڑھ گیا۔ 1962ء میں چین نے حملہ کیا۔ 1965ء میں پاکستان نے پھر زور آزمایا۔ بُری طرح پٹ جانے کے بعد وہ چپ نہیں بیٹھا۔ 1970-71ء میں پاکستان کے شہابی بنگال سے ایک کروڑ پناؤ گزین کو بھارت میں دھکیل دیا گیا۔ 1971ء میں پاکستان سے پھر جنگ اور اس کے نتیجے میں آزاد بہگل دلیش کا سورج طلوع ہوا۔ لیکن اس سے ہمارا معاشی نظام بُری طرح سے متاثر ہوا۔ اس طرح معلوم یہ ہوا کہ آزادی کے بعد ہمارا ملک کئی آزمائشوں سے گزار۔ اور ملک کی عوام نے آزمائشوں کے باوجود اپنی بے مثال بہادری کا ثبوت دیا۔

ضرور ہی آزادی کے بعد ملک نے زیادہ ترقی کی ہے۔ اور وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔ پھر بھی اس ترقی کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی شکلیں برقرار ہیں۔ ترقی کے فائدے کو ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی نگل جاتی ہے۔ آج بڑھتی ہوئی آبادی ملک کا نگینہ مسئلہ ہے۔ اور ملک کا مستقبل اس کے انتظام پر منحصر ہے۔ آبادی کے روز بروز اضافے گھر گھر میں افلas (غربی) کو جنم دیا ہے۔ مفلسی کی وجہ سے بے ایمانی میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔ مفلسی کی وجہ سے اوپر سے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک رشتہ کارانج ہو گیا ہے۔

روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں آسمان کو چھوڑ ہی ہیں۔ حکومت کی پکڑ ڈھیلی ہونے کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پانا ممکن ہو گیا ہے۔ کوئی بھی اپنے روز کے خرچوں میں کتنی بھی کٹوٹی کرے کوئی کتنا من مارے مہنگائی کی لعنت پھین پھیلائے جا رہی ہے۔ لوگوں کا سکھ اور سکون اس کے پیٹ میں سائے جا رہی ہے۔ مارڈالا نام مہنگائی نے اخراجانے یہ حالت کب بد لے گی۔

## بے روزگاری کا مسئلہ

کسی نے کہا ہے۔ ”مصیبت بھی تہا نہیں آتی۔“ بے روزگاری بھی ایک لعنت ہے۔ جو اپنے ساتھ دوسری بہت سی مصیبتوں لے کر آتی ہے۔ بے روزگاری، مفلسی، بھوک اور بیماری کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان کا اثر ایک طرف تو بے روزگار اشخاص اور کنبے کے تمام افراد کی جہالت، بدحالی اور پریشانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری طرف بے روزگاری اور غربی کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عصمت فروشی، چوری، ڈاکہ زنی، بے ایمانی کے واقعات کا جائزہ لینے سے پہنچتا

ہے کہ ان جرائم کا ایک بڑا سبب بے روزگاری اور مغلسی ہوتی ہے۔

بے روزگاری کے انفرادی اور سماجی نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ بے روزگاری کا اثر ملکی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ دنیا کی نظر میں وہ ملک پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ جو اپنے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کو نو کریاں بھی فراہم نہیں کر سکتا۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کا مطلب ہے ملک کے تعلیمی منصوبوں سے جو ملکی ترقی اور فائدہ ہونا چاہیے تھا وہ سب بے کار اور ضائع ہو رہا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد سے ہندوستان میں صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہے۔ ملک میں نئے نئے کارخانے اور صنعتیں وجود میں آئی ہیں۔ بڑی بڑی صنعتیں کی وجہ سے چھوٹی صنعتیں میں کمی ہوئی ہے۔ اور بہت سے کارگر بے روزگار ہو گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ جہاں جہاں صنعتی انقلاب آیا ہے۔ وہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بے کاری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جو کام بہت سے کارگر گھنٹوں میں کرتے تھے۔ مشینیں اس کام کو منٹوں میں کرتی ہیں۔ اور زیادہ خوب صورتی سے کرتی ہیں۔ مشینیں جہاں بہت سے آدمیوں کو بے کار کرتی ہیں۔ وہاں طرح طرح کے نئے کام بھی مہیا کرتی ہیں۔ ملک میں خوشحالی لاتی ہیں۔ اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں صنعتی انقلاب کے فائدے اتنے نمایاں نہیں ہوئے جتنے ان کے نقصانات۔ صنعتی ترقی سے بہت کم لوگوں کو روزگار ملا۔ اور بہت بڑی تعداد کو بے روزگاری کا منہد کیکنا پڑا۔ اس کی شاید یہ وجہ تھی کہ صنعتی انقلاب کے لئے ملک پوری طرح تیار نہیں تھا۔

صنعتی زندگی دور سے دیکھنے میں بہت پُر کشش اور رنگیں نظر آتی ہے۔ دور دور کے دیہاتوں اور قصبوں میں لوگ شہری زندگی کا ذکر بڑی دلچسپی اور شوق سے سنتے ہیں۔ بہت سے لوگ آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتوں، سینما، ناچ گھر، ریل، موڑ، ہوٹل، اور تفریح گاہوں کے شوق میں گاؤں چھوڑ کر شہر کی نوکری کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بہت سے بڑے بڑے کارخانوں کا ذکر سن کر روپیہ کمانے کی دھن میں آبستے ہیں۔ لیکن جب کلام تلاش کرنے والے زیادہ اور نوکریاں کم ہوں تو بے روزگاری بڑھتی ہے۔

یہی حال تعلیم کا بھی ہے۔ آزادی سے پہلے ملک میں صرف پانچ بڑی یونیورسٹیاں تھیں۔ لیکن آج ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔ کالجوں اور اسکولوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ اور بھی کہیں زیادہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر سال جتنے طلباء پڑھ کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم کو نوکریاں مل پاتی ہیں۔ اور بیشتر نوجوان نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کی تعداد میں ہر سال کمی کی بجائے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال کی ایک بڑی ذمہ داری موجودہ تعلیمی پالیسی پر بھی ہے۔ ہماری بیشتر تعلیمی مضمون نصابی ہو کر رہ گئی ہے۔ جو کہ عملی زندگی اور مختلف پیشیوں میں کوئی فائدہ یا مد نہیں دیتی۔ دوسرا کمی یہ ہے کہ تعلیم میں ملکی ضروریات کا صحیح خیال نہیں رکھا جاتا۔ جس وجہ سے بہت سی ڈگریاں نوکری کے حاصل کرنے میں مددگار نہیں ہوتیں۔

آج کل ملک میں انجدیز روں کی بے روزگاری کا مسئلہ بھی کافی اہم ہے۔ بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے ملک کو اپنی صنعتی اور تعلیمی پالیسیوں پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ صنعتی ترقی کا مطلب صرف نئے نئے کارخانے کھول دینا ہی نہیں بلکہ ملکی خوشحالی بھی

ہے۔ ملک میں بہت سی ایسی صنعتوں کے امکان موجود ہیں جو ملک کے تمام بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر سکتے ہیں۔ تعلیم کو صنعتی اور ملکی ضروریات کے لحاظ سے شکل دینا چاہیے۔ تاکہ جو لوگ تعلیم حاصل کر کے نکلیں۔ وہ ملک کے لئے کارآمد ثابت ہو سکیں۔ تعلیم میں فنی اور عملی صلاحیتوں پر زیادہ زور ہونا چاہیے۔ اور صرف انھیں لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دینا چاہیے۔ جن میں واقعی اس کی صلاحیت ہو۔ باقی لوگوں کو زراعت، تجارت یا دوسرے فنون کی تربیت دینا چاہیے۔ تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنے خاندان اور ملک کے دوسرے لوگوں پر بوجھنا بنیں بلکہ اپنی روزی خود کما سکیں۔

## خط جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

### (2) ہیڈ ماسٹر کے نام چھپی لکھ کر T.C طلب کیجئے

منجائب: اسد۔ ایچ۔ انعامdar	خدمت: ہیڈ ماسٹر صاحب
رول نمبر 01	سرکاری اردو بھائی اسکول
جماعت دہم	محبوب نگر میں بہال
ضمون: آگے تعلیم جاری رکھنے کے لئے T.C چاہیے۔	
محترم ہیڈ ماسٹر صاحب میں اسد انعامدار دہم جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں نے یہاں سے دہم جماعت کی امتحان اول درجے سے کامیابی حاصل کی ہے۔ پی۔ یو۔ کالج میں داخلہ لینے کے لئے مجھے T.C چاہیے۔ میرے ذمہ اسکول کی کوئی فیس باقی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کتاب لائبریری سے میں نے لی ہے۔ برائے کرم مجھے میری T.C دیں تو یہیں نوازش ہوگی	
نقطہ آپ کا نیاز مند	
اسد۔ ایچ۔ انعامdar	تاریخ: 31 مئی 2017
رول نمبر 01	مقام: مدنے بہال
دہم جماعت	

(1) اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھئے جس میں اپنی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

جواب:-

از: اویس انعامdar

حوالی محلہ بیجا پور

موئمنہ: 30 جنوری 2017ء

میرے عزیز دوست

اسلام و علیکم

میں یہاں اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔ کافی دن ہوئے ملاقات بھی نہیں اور نہ ہی تمہارا کوئی خط آیا۔ اگر ہفتہ بروز اتوار میرا سالگرہ ہے اور سب دوست و احباب اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اسی بہانے نیری سالگرہ بھی بڑے ہی دھوم سے منانے کا طے پایا ہے۔ اس لئے تمہیں اپنے گھر آنے دعوت دے رہا ہوں۔ ضرور ضرور شرکت کرنا۔ گھر کے تمام افراد کو میرا سلام سنانا۔ باقی کی باتیں سالگرہ کے دن پر کریں گے۔

فقط تمہارا دوست

اویس

خدمت: فرحان شیخ

نژدار دوپرا نئری اسکول

پرانی دانڈلی؛ تعلقہ: ہلیال

ضلع: شمالی کیرنا 581325